ماہنامہ

دوآب

ISSN 2306-6563

VOLUME 09 ISSUE 02 SEPTEMBER 2024

یونیورسٹی آف سرگودھا

کے زیر اہتمام دوسری کانفرنس برائے تعلیمی مستقبل 2024

یونیورسٹی آف سرگودھا اور نیشنل رورل سپورٹ پروگرام کے درمیان سرگودھا میں سپیشل ٹیکنالوجی زون کی تعمیر کا معاہدہ۔ یونیورسٹی آف سرگودھا میں تعلیمی و تحقیقی برتری کے سفر کو فعال اور منظّم کرنے کیلئے جامع حکمتِ عملی کا اطلاق۔

وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر قیصر عباس کا علمی اور تحقیقی ویژن، سپورٹس، سولرائزیشن، بی او ٹی ماڈل اور سپیشل ٹیکنالوجی زون دوسرے ہائر ایجوکیشن اداروں کے لئے قابل تقلید منصوبے ہیں

پروفیسر ڈاکٹر مختار احمد۔ چیئرمین ہائر ایجوکیشن اسلام آباد

6th September

یوم دفاع

Pakistan Defence Day

یونیورسٹی آف سرگودھا اور تارا گروپ کی مشترکہ کاوش

Tara Group™

Tara Imperial Industries Private Limited | Star Industries Private Limited | Tara Crop Sciences Private Limited | SAS Star Agro Sciences (Pvt.) Ltd. | ICS Imperial Crop Sciences Pvt. Ltd. | TARA SEEDS | ICS SEEDS | TARA CORPORATE FARMS Private Limited

ماہنامہ
دوآب

سرپرست اعلیٰ
پروفیسر ڈاکٹر قیصر عباس
وائس چانسلر یونیورسٹی آف سرگودھا

سرپرست
پروفیسر ڈاکٹر میاں غلام یٰسین
پرووائس چانسلر یونیورسٹی آف سرگودھا

مدیر اعلیٰ
پروفیسر ڈاکٹر اعجاز رسول نُورکا
چیئرمین پلانٹ بریڈنگ اینڈ جینیٹکس یونیورسٹی آف سرگودھا

مدیر منتظم
ڈاکٹر خالد حمید
چیئرمین تارا گروپ

مجلس مشاورت

- پروفیسر ڈاکٹر محمد علی تمغہ امتیاز، ستارہ امتیاز ۔وائس چانسلر، بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان
- پروفیسر ڈاکٹر سید دلنواز احمد گردیزی، سابق وائس چانسلر یونیورسٹی آف کوٹلی، یونیورسٹی آف آزاد جموں کشمیر
- پروفیسر ڈاکٹر فیاض الحسن چیئرمین نیشنل ایگریکلچر ایجوکیشن ایکریڈیشن کونسل، اسلام آباد
- پروفیسر ڈاکٹر سائرہ اظہر، ڈین فیکلٹی آف فارمیسی، اقراء یونیورسٹی، کراچی
- پروفیسر ڈاکٹر احمد رضا بلال، ڈائریکٹر اورک یونیورسٹی آف سرگودھا
- ڈاکٹر جاوید احمد، چیف سائنٹسٹ/ڈائریکٹر گندم، ایوب زرعی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، فیصل آباد
- پروفیسر ڈاکٹر عمیر ارشد باجوہ، چیئرمین فوڈ سائنسز، جی سی یونیورسٹی فیصل آباد
- ڈاکٹر محمد راشد قریشی، آئی سپشلسٹ و پروگریسیو فارمر القاسم باغ، ڈیرہ غازی خان

مجلس ادارت

- محمد مٹھل جسکانی، سابق پروفیسر، سندھ ایگریکلچر، یونیورسٹی ٹنڈو جام، سندھ
- ڈاکٹر صائمہ ہاشم۔انوائرمنٹ سپشلسٹ، ورلڈ بینک پشاور، خیبر پختونخواہ
- ڈاکٹر شاداب شوکت، لسبیلہ یونیورسٹی آف ایگریکلچر، واٹر اینڈ میرین سائنسز لسبیلہ، بلوچستان
- امتیاز علی۔ڈپٹی ڈائریکٹر ایگریکلچر، سکردو، گلگت بلتستان
- ڈاکٹر ضیاءالدین خان محسود، ساؤتھ وزیرستان
- ڈاکٹر سمیرا مقصود، اسٹنٹ پروفیسر، کوہسار یونیورسٹی مری، پنجاب
- ڈاکٹر محمد عارف۔ایسوسی ایٹ پروفیسر اینمل سائنسز یونیورسٹی آف سرگودھا
- عبدالمجید رامے۔ جنرل منیجر مارکیٹنگ، تارا گروپ

کمپوزنگ۔ شمس جیلانی

تمام تحریریں وسیع تر قومی مفاد، زرعی شعور اور معاشرتی پہلوؤں کو اجاگر کرنے کے لئے شائع کی جاتی ہیں، تاہم ادارے کا کسی تحریر یا صاحب تحریر کے خیالات اور نظریات سے متفق ہونا ضروری نہیں۔

اداریہ!

محسنِ انسانیت

دعائے خلیل کے ثمر، نوید مسیحا، فاران کی چوٹیوں سے لاکھوں قدسیوں کے ساتھ نمودار ہونے والا آفتاب رسالت، مقصود کن فکان، سردار جن وانساں، محبوب رب قدیم، صاحب خلقِ عظیم، شمس الضحیٰ، بدرالدجیٰ، شمس العارفین، سراج السالکین، سید الابرار، رسول خاتم، حضور پرنور، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ مکۃ المکرّمہ میں ماہ ربیع الاول میں جلوہ گر ہوئے۔وہ ختم الرسل، مولائے کل اور دانائے سُبل جس کی شہادت انجیل و تورات نے دی تھی خرقہ رسالت پہن کر اس خاکدان ارضی پر نمودار ہوا۔آپ کے آنے سے گلزار ہستی میں رونق آگئی۔مجبور انسانیت کے مقدر کا ستارہ چمک اُٹھا۔کفرستان عرب میں توحید کا علم بلند ہوا۔لات، منات اور عزیٰ جیسے مصنوعی خدا پاش پاش ہوگئے۔ظلم و جہالت کی تاریک رات ختم ہوئی اور مطلع عرب پر ایمان وایقان کا آفتاب طلوع ہوا۔

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا　　　مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا　　　وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
فقیروں کا ملجا ضیعفوں کا ماویٰ　　　یتیموں کا والی غلاموں کا مولا

آپ ﷺ کے آنے سے باغ عالم میں بہار آگئی، مرجھائے چہروں کو تازگی ملی، ٹوٹے دلوں کو قرار آیا، پھولوں کو خوشبو ملی، دریاؤں کو روانی ملی، سمندروں کو طغیانی اور سورج کو تابانی ملی۔چاند کو روشنی، یتیموں کو سہارا، غلاموں کو مولا، بیواؤں کو آسرا، بے نواؤں کو نوا ملی اور بگڑے ہوؤں کو ہدایت میسر آئی۔آپ ﷺ کی تئیس سالہ نبوت کی زندگی نے دینائے ہست و بود کا نقشہ ہی بدل دیا۔عرب کے ریگزاروں میں مقیم بدو اور ہدی خواں دنیا کے لئے مینارہ نور بن گئے۔تربیت محمدی ﷺ کا اثر تھا کہ مسلمان نیل کے ساحل سے لے کر کاشغر تک اور مراکش سے لے کر مکران کے ساحل تک پھیل گئے اور شمع محمدی ﷺ کی ضیاء پاشیوں سے دنیا کو مسحور کرتے گئے اور یہ مقام حاصل ہوا کہ ان کی زبان تصور یزداں بن جاتی بلکہ قدرت کاملہ نے اپنا نظام کائنات ہی بدل کے رکھ دیا۔بقول مرشد اقبال۔

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح قلم تیرے ہیں

اللہ بزرگ و برتر کی رحمت کی بدولت اور محسن انسانیت کی ولادت باسعادت کے طفیل زندگی کے ہر شعبہ میں ایسا انقلاب آیا جو صدیوں سے جاری ہے اور تا قیامت جاری وساری رہے گا۔ربیع الاول کا مہینہ ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ ہم محسن انسانیت کی صحیح معنوں میں پیروی کریں۔

حضور آئے تو سرِ آفرینش پا گئی دنیا
اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آگئی دنیا
سُتے چہروں کا زنگ اترا، بجھے چہروں پہ نور آیا
حضور آئے تو انسانوں کو جینے کا شعور آیا
اس محسن اعظم ﷺ نے آکر کیا کیا نہ دیا انسانوں کو
دستور دیا، منشور دیا، کچھ راہیں دیں، کچھ موڑ دیئے
ہوں کروڑوں درود اُس آقا ﷺ پہ بت لاکھوں جس نے توڑ دیئے
لوگوں کو دیا پیغام سکوں، اور طوفانوں کے رخ موڑ دیئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دعاگو: **پروفیسر ڈاکٹر اعجاز رسول نُورکا**
چیف ایڈیٹر۔دوآب

Email: chiefeditordoab@gmail.com
0300-6600301

مری کے پہاڑی علاقوں میں سبزیوں کی پیداوار

ڈاکٹر سلمان غفار، ڈاکٹر سمیرا مقصود، کوہسار یونیورسٹی۔ مری

مری ہلز پاکستان کے شمالی علاقے میں واقع ہیں جو اپنی خوبصورتی، سرسبز وشاداب مناظر اور خوشگوار موسم کے لئے مشہور ہیں۔ یہ علاقہ نہ صرف سیاحت کے لئے اہم ہے بلکہ سبزیوں کی پیداوار کے حوالے سے بھی بے پناہ صلاحیت رکھتا ہے۔ مری ہلز کا معتدل موسم، زرخیز زمین اور پانی کے وسائل اس علاقے کو سبزیوں کی کاشت کے لئے انتہائی موزوں بناتے ہیں جو مقامی کسانوں کے لئے فائدہ مند ہوسکتی ہے اور علاقے کی معیشت میں بہتری کا باعث بن سکتی ہیں۔ مری ہلز کا سرد اور معتدل موسم ان سبزیوں کی کاشت کے لئے بہترین ہے جو ٹھنڈے درجہ حرارت میں بہتر پیداوار دیتی ہیں۔ **پالک، سلاد پتے، بند گوبھی، شلجم، گاجر اور پھول گوبھی جیسی سبزیاں اس علاقے میں عمدہ پیداوار دے سکتی ہیں۔** اس کے علاوہ اس علاقے میں زیادہ درجہ حرارت اور کیڑے مکوڑوں کا کم ہونا بھی سبزیوں کی بہتر پیداوار کا سبب بنتا ہے۔ مری ہلز کی زرخیز مٹی اور قدرتی پانی کے وسائل جیسے کہ بارشیں اور چشمے سبزیوں کی کاشت کے لئے موزوں ہیں۔ یہ قدرتی وسائل کسانوں کو اضافی اخراجات کے بغیر سبزیوں کی کاشت کے مواقع فراہم کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس علاقے میں سیڑھی دار کاشت کا رواج بھی پایا جاتا ہے جو زمین کے کٹاؤ کو روکنے اور پانی کے بہترین استعمال میں مدد دیتا ہے۔ مری ہلز میں سبزیوں کی کاشت سے مقامی معیشت کو بھی فروغ مل سکتا ہے۔ اسلام آباد اور راولپنڈی جیسے قریبی شہروں کی منڈیوں تک آسان رسائی کے باعث کسانوں کو اپنی پیداوار بیچنے کے بہتر مواقع ملتے ہیں۔ اس کے علاوہ سبزیوں کی پروسیسنگ اور پیکنگ جیسے اضافی مراحل سے بھی مقامی لوگوں کو روزگار کے مواقع فراہم کئے جاسکتے ہیں۔ سبزیوں کی پیداوار کے ساتھ ساتھ مری ہلز میں ماحولیات کی بہتری بھی ممکن ہے۔ سبزیوں کی کاشت کے دوران زمین کی زرخیزی میں اضافہ ہوتا ہے اور ماحول دوست طریقے اپنانے سے کیمیائی کھادوں اور زہریلے سپرے کا استعمال کم ہوتا ہے جو قدرتی ماحول کو بہتر بناتا ہے۔

اگرچہ مری ہلز میں سبزیوں کی پیداوار کی صلاحیت بہت زیادہ ہے تاہم اس کے لئے جدید زرعی تکنیکوں، بہتر انفراسٹرکچر اور مارکیٹنگ کی ضرورت ہے۔ حکومت اور متعلقہ ادارے اگر کسانوں کو تربیت اور سہولیات فراہم کریں تو اس علاقے میں سبزیوں کی پیداوار کو مزید بہتر بنایا جاسکتا ہے۔

ہرا بھرا پنجاب۔ دھان کی فصل کے کاشتکار متوجہ ہوں!

ڈاکٹر ثنائے مصطفیٰ، ڈاکٹر محمد صابر
تحقیقاتی ادارہ دھان کالا شاہ کاکو، جی ٹی روڈ لاہور

چاول کی فصل پر زرعی زہروں کی باقیات سے ہونے والے نقصانات کی وجہ سے درج ذیل زہریں سپرے کرنا موزوں ہیں۔ کاربوفیوران، کاربینڈازم، کلورپائریفاس، ٹرائی سائکلازول، اسٹیامپرڈ، تھائیوفینیٹ میتھائل، ٹرائی ایزوفاس، امیڈا کلوپرڈ، پروفینوفاس، بیپروفیزین، تھائیامیتھوکسم، ٹیبوکونازول

ضرر رساں کیڑوں کی نقصان دہ معاشی حد

مہینے	نام کیڑا	نقصان کی معاشی حد	نرسری	فصل
1. ستمبر، اکتوبر	تنے کی سنڈیاں	روشنی کے پھندوں پر تعداد	5-4	10.8
		پروانے فی رات سوک	0.5%	5%
2. اگست ستمبر، اکتوبر	سفید پوشی اور بھورا تیلہ	تعداد بچہ یا بالغ کیڑا فی پودا		15-20
3. اگست ستمبر، اکتوبر	پتا لپیٹ سنڈی	حملہ شدہ / لپیٹے ہوئے پتے فی پودا		2-3
4 ستمبر، اکتوبر	ہسپا (سیاہ بھونڈی)	تعداد کیڑا فی پودا		4-5
5. ستمبر، اکتوبر	ٹوکا	تعداد بالغ کیڑے فی نیسٹ	2	3%

ماہرین کی سفارش کردہ زرعی کیڑے مار زہریں۔ زرعی زہروں کی باقیات سے پاک چاول کی پیداوار حاصل کرنے کے لئے درج ذیل کیڑے مار زرعی زہریں، لیبل پر درج کی گئی مقدار فی ایکڑ اور وقفہ قبل از برداشت کے مطابق استعمال کریں۔

ٹوکا۔ بائی فن تھرین 10 فی صد ای سی یا فپرونل 5% ایس سی، 80% ڈبلیو جی یا لمبیڈا سائی ہیلوتھرن 2.5% ای سی یا ڈیلٹا میتھرین 2.5% ای سی وغیرہ۔

تنے کی سنڈیاں۔ کارٹیپ 4% جی، 8% جی یا فپرونل + کارٹیپ 3.43 یا کاربوفیوران 3% یا فپرونل 0.3% یا تھائیامیتھاگزم + کلورنیٹرا نیلی پرول 0.6% جی آر، 40% ڈبلیو جی یا مونو می ہائیو 5% جی یا فلوبینڈیا مائیڈ 48% ایس سی وغیرہ۔

احتیاطی تدابیر۔ ❀ زہروں کو ایک گروپ کی زہر کے دوبارہ استعمال سے بچا جائے۔ مائع زہروں کے استعمال سے کسان دوست کیڑے مرجاتے ہیں لہذا دانے دار زہریں استعمال کی جائیں

❀ مائع زہریں صرف ان زمینوں میں استعمال کی جائیں جن میں پانی کھڑا نہیں ہوسکتا۔

❀ ستمبر اکتوبر میں تیلے کیلئے پیسٹ سکاؤٹنگ ہفتہ میں دوبار کریں اور جن کھیتوں میں پچھلے سال تیلے کا حملہ ہوا تھا وہاں آخری آبپاشی پر اس گروپ کی دانے دار زہر استعمال کریں جس کا اس سال پہلے استعمال نہیں ہوا۔

کپاس کی صاف چنائی اور درجہ بندی کا معیشت پر اثر

ساجد محمود۔ سربراہ شعبہ ٹرانسفر آف ٹیکنالوجی سنٹرل کاٹن ریسرچ انسٹیٹیوٹ ملتان

کپاس ہمارے ملک کی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی تصور کی جاتی ہے جس سے ہماری ٹیکسٹائل انڈسٹری کا پہیہ چلتا ہے۔ کپاس نہ صرف ٹیکسٹائل صنعت کے لئے بطور خام مال استعمال ہوتی ہے بلکہ اس کی برآمدات سے کثیر زرمبادلہ بھی حاصل ہوتا ہے لیکن بدقسمتی سے کپاس سے حاصل ہونے والا زرمبادلہ کا ایک بڑا حصہ کپاس کی چنائی میں بے احتیاطی، غلط طریقہ چنائی اور ناقص مارکیٹنگ کے باعث ضائع ہوجاتا ہے۔ مارکیٹ میں کوالٹی کے لحاظ سے کپاس کی قیمت ملتی ہے۔ اپنی روئی یا کپاس کا معیار بہتر کرنے کے لئے ہمیں بہت سے اقدام اور کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ کپاس کے اعلیٰ معیار کے لئے سب سے پہلا مرحلہ کپاس کی چنائی میں کسان کا اہم کردار ادا ہوتا ہے کیونکہ کپاس جب پھٹی کی شکل میں ہوتی ہے تو اس کی چنائی، اس کا ذخیرہ کرنا، اس کو منڈی تک پہنچانا ان تمام مراحل کا ذمہ دار کسان ہے۔ کپاس کے اعلیٰ معیار کا دارومدار زیادہ تر اس کی چنائی پر منحصر ہے۔ کپاس کے ساتھ سانگلی و پتی وغیرہ کی آمیزش سے اس کی کوالٹی پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔ یہ بات عام مشاہدہ میں آئی ہے کہ کپاس کی چنائی کے دوران بے احتیاطی اور اُسے صاف ستھری جگہ پر نہ رکھنے کی وجہ سے اس میں نمی، کپاس کی چنائی کرنے والی خواتین کے سر کے بال، کچے ٹینڈوں کے خول، انسانی بال، سگریٹ کے ٹکڑے، مٹی، رسیاں، پولی تھین کے بیگ کے ٹکڑے، پلاسٹک کی اشیاء کے ٹکڑے اور سوتلی وغیرہ شامل ہوجاتے ہیں۔ علاوہ ازیں گیلی کپاس سٹور کرنے سے رنگت میں تبدیلی آجاتی ہے جس سے نہ صرف روئی کی کوالٹی خراب ہوجاتی ہے بلکہ دھاگہ اور کپڑے کا معیار بھی گرجاتا ہے۔ غیر ملکی منڈیوں میں بھی ایسی روئی کم قیمت پر فروخت ہوتی ہے جس سے ملک کو زرمبادلہ کا بہت زیادہ نقصان ہوتا ہے۔ **زرعی ماہرین کے مطابق کپاس کی چنائی، ذخیرہ، ترسیل اور جننگ فیکٹریوں میں احتیاط نہ برتنے کی وجہ سے ملک سطح پر ہمیں ہر سال 5 تا 8 ارب کا سالانہ نقصان ہوتا ہے۔**

لہذا کپاس کی چنائی کی طرف خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے جن پر عمل پیرا ہو کر کپاس کی چنائی کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ **کپاس کے کاشتکار چنائی اس وقت شروع کریں جب کھیت میں 60 فیصد سے زائد ٹینڈے کھل چکے ہوں۔ چنائی کا عمل زرعی زہروں کے سپرے کرنے سے تقریباً 10-12 دن بعد کیا جانا چاہیئے۔** چنائی پودے کے نیچے والی حصہ سے اوپر کی طرف کی جائے۔ کپاس چننے والی خواتین چنائی کرتے وقت اپنے سروں کو کپڑے سے ڈھانپ کر رکھیں تا کہ پھٹی میں سروں کے بال شامل نہ ہو پائیں۔ **کچے اور آدھ کھلے ٹینڈوں کی چنائی ہرگز نہ کی جائے۔ اسی طرح گلابی سنڈی، ڈسکی کاٹن بگ یا بیماری سے متاثرہ پھٹی کی چنائی کو علیحدہ رکھیں۔ گیلی نمی یا شبنم والی کپاس کی چنائی بالکل نہ کی جائے جب پھٹی خشک ہو تب ہی چنائی کی جائے۔** بڑے ڈھیر کی بجائے چنی ہوئی پھٹی کے چھوٹے چھوٹے ڈھیر بنائیں اور پھٹی کا وزن صاف ستھری جگہ پر کریں۔ کپاس رکھنے سے پہلے زمین پر ترپال یا سوتی کپڑے کی چادر بچھا لیں۔ آخری چنائی کی پھٹی کو علیحدہ رکھیں۔ اسی طرح کپاس کی ہر قسم کو علیحدہ علیحدہ رکھیں۔ پھٹی کو بارش سے محفوظ کرنے کا مناسب بندوبست کریں۔ اگر کپاس سٹور میں رکھنا مقصود ہو تو سٹور ہوادار اور خشک ہونے چاہئیں اور ذخیرہ کرنے کے دوران کپاس کو زیادہ دبانا نہیں چاہیئے۔ اگر کپاس کھلے میدان میں رکھنا ہو تو مطلوبہ جگہ آس پاس سے اونچی ہونی چاہیئے تا کہ بارش کی صورت میں پانی اس جگہ پر کھڑا نہ ہو سکے اور بارش سے بچانے کے لئے ترپالوں کا بندوبست بھی ہونا ضروری ہے۔ پھٹی کے مرحلہ کے بعد روئی کا مرحلہ شروع ہو جاتا ہے یہ دونوں مراحل کپاس کی درجہ بندی میں بہت اہم ہیں۔ کپاس کے معیار کو اس کے ریشہ کی خصوصیات کی بنیاد پر متعین کیا جاتا ہے۔ کپاس کے ریشے کی ہر ایک خاصیت کی بناء پر الگ الگ درجہ بندی کی جاتی ہے۔ عمومی طور پر کپاس کے معیار کو مقرر کرنے کے لئے اس کے ریشے کی مختلف خصوصیات کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ اس میں کپاس کے ریشے کی لمبائی، کپاس کے ریشے کی لمبائی میں یکسانیت کی شرح، کپاس کے ریشے کی بلوغت، کپاس کے ریشے کی نفاست، کپاس کے ریشے کی فی صد شرح شامل ہیں۔ کپاس کی درجہ بندی کے ذریعے کوالٹی ایشورنس سے **ملکی اور اور بین الاقوامی دونوں منڈیوں میں ہماری مصنوعات کی ساکھ بڑھ جائے گی۔** منصفانہ قیمتوں سے کاشتکاروں کو مناسب معاوضہ مل سکے گا جبکہ آپریشنل کارکردگی میں اضافہ ضیاع میں کمی اور پیداواری صلاحیت میں اضافہ ہوگا۔ عالمی سطح پر معیاری مصنوعات کی مانگ میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے لہذا پاکستان کا ان تبدیلیوں سے لاتعلق رہنا ممکن نہیں۔ کپاس اور اس کی مصنوعات کی مانگ میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے لہذا پاکستان کا ان تبدیلیوں سے لاتعلق رہنا ممکن نہیَ کپاس اور اس کی مصنوعات کے معیار اور کوالٹی کی بڑھتی ہوئی اہمیت کے پیش نظر حکومتی سطح پر ٹھوس اقدامات کئے جا رہے ہیں تا کہ پاکستانی معیشت کو زیادہ مستحکم بنیادوں پر استوار کیا جا سکے۔ اس سے اور صارفین دونوں کو فائدہ حاصل ہوگا۔ اس کے لئے متعلقہ اداروں کے اراکین اور فیکٹری ورکرز کے لئے باقاعدہ ورکشاپس، تربیتی پروگرام اور آگاہی مہم کا انعقاد نہایت ضروری ہے۔ ان اقدامات سے کپاس کی درجہ بندی کی تکنیکوں میں ان کے علم اور مہارت کو بڑھانے میں مدد ملے گی۔ کسان کو بہتر پھٹی کے اچھے پیسے ملیں گے اور ٹیکسٹائل سیکٹر کو ان کی ضروریات کے مطابق اچھی کاٹن ملے گی جس سے نہ صرف پوری کاٹن ویلیو چین بلکہ پاکستانی معیشت پر بھی اس کے مثبت اور خوشگوار اثرات مرتب ہوں گے۔

اسکول کے دروازے پر!

کہا جاتا ہے کہ 1987ء میں نکولے بوگدانوف بیلکسی کی بنائی گئی پینٹنگ روس کے دیہی بچوں کو درپیش تعلیمی اُمنگوں اور چیلنجوں کی ایک پر جوش تصویر کشی ہے، اس پینٹنگ کو "At the School Door" بھی کہا جاتا ہے۔ اس میں ایک نوجوان لڑکے کو کمرہ جماعت کے دروازے پر ہچکچاتے ہوئے کھڑا دکھایا گیا ہے۔ پھٹے کپڑوں میں ملبوس اور کندھے پر تھیلا اور لکڑی کی چھڑی اٹھائے ہوئے یہ لڑکا معمولی پس منظر سے تعلق رکھنے والے بہت سے بچوں کی نمائندگی کرتا ہے جو تعلیم کے خواہشمند تھے۔ اگر چہ لڑکے کا چہرہ دیکھنے والوں کی نظر اوجھل ہو گیا ہے۔ لیکن اس کا انداز اور تاثرات کمرہ جماعت کے اندر محنتی طلباء کی طرف دیکھتے ہوئے خوف اور اُمید کی آمیزش کا اظہار کرتے ہیں۔ تفصیلی پس منظر جس میں اسکول بورڈ، نقشہ اور طالبعلموں کے سر جھکے ہوئے ہیں۔ تعلیمی ماحول اور اس کا حصہ بننے کے لئے لڑکے کی خواہش پر زور دیتا ہے۔ بوگدانوف بیلسکی کا روشنی اور رنگ کا استعمال، پیلے اور بھورے رنگوں کا غلبہ منظر کی گرم جوشی اور حقیقت پسندی کو بڑھاتا ہے۔ یہ پینٹنگ مصور کے ذاتی تجربات اور کسانوں کے بچوں کے لئے اس کی ہمدردی کی عکاسی کرتی ہے۔ جیسا کہ بوگدانوف بیلکسی خود ایک بار دیہی اسکول کے دروازے پر کھڑا اپنی معمولی بنیاد کے باوجود تعلیم کا خواب دیکھ رہا تھا۔

امیر المومنین وامام المتقین حضرت مولا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا۔

تمہیں چاہیے کہ علم کی طرف بڑھو قبل اس کے کہ اس کا (ہرا بھرا) سبزہ خشک ہو جائے اور قبل اس کے کہ اہل علم سے علم سیکھنے میں اپنے ہی نفس کی مصروفیتیں حائل ہو جائیں۔ دوسروں کو برائیوں سے روکو اور خود بھی رکے رہو۔ اس لئے کہ تمہیں برائیوں سے رکنے کا حکم پہلے ہے اور دوسروں کو روکنے کا بعد میں ہے۔

(نہج البلاغہ)

ترشاوہ باغات کے لئے کاشتی اُمور برائے ماہ ستمبر

- ناغے مکمل کریں اور نئے پودوں کے لئے گڑھوں کو بھریں۔
- نائٹروجنی کھاد اگست میں نہ ڈالنے کی صورت میں ڈالیں۔
- بھرے ہوئے گڑھوں کو پانی لگائیں تا کہ مٹی بیٹھ جائے، باغات میں آبپاشی کریں۔
- باغ کے تفصیلی معائنہ کے بعد پودوں پر موجود کیڑوں اور بیماریوں کا انسداد کریں۔
- مالٹے کی اگیتی اقسام کی برداشت اور فروخت کا بندوبست کریں

Location of the painting: State Russian Museum, St. Petersburng, Russia.

یونیورسٹی آف سرگودھا کے زیر اہتمام دوسری کانفرنس برائے تعلیمی مستقبل اگست 2 تا 4 - 2024

یونیورسٹی آف سرگودھا اور نیشنل رورل سپورٹ پروگرام کے درمیان سرگودھا میں سپیشل ٹیکنالوجی زون کی تعمیر کا معاہدہ

وائس چانسلر یونیورسٹی آف سرگودھا پروفیسر ڈاکٹر قیصر عباس اور این آر ایس پی کے سی ای او، ڈاکٹر راشد باجوہ سرگودھا میں سپیشل ٹیکنالوجی زون قائم کرنے کے حوالے سے باہمی تعاون کے معاہدے کی دستاویزات کا تبادلہ کر رہے ہیں

دوسری کانفرنس برائے تعلیمی مستقبل کے مہمانان اعزاز وائس چانسلرز، ممبر سینڈیکیٹ اور ایگزیکٹو ڈائریکٹر ہائر ایجوکیشن کمیشن پروفیسر ڈاکٹر ضیاء قیوم

دوسری کانفرنس برائے تعلیمی مستقبل کے دوسرے روز بائیوڈائیوسٹی وزٹ اور ایکسپلوریشن

رپورٹ: محمد عثمان

یونیورسٹی آف سرگودھا معیاری تعلیم و تدریس اور طلبہ کو جدید مہارتوں سے آراستہ کرنے کی بدولت قومی و بین الاقوامی سطح پر روشن مینار بن کر ابھر رہی ہے، یونیورسٹی آف سرگودھا کو پاکستان اور دنیا کی بہترین یونیورسٹی کے مقام تک پہنچانے کے پسِ پُشت یونیورسٹی انتظامیہ بالخصوص وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر قیصر عباس کی قائدانہ صلاحیتوں، شبانہ روز محنت اور ادارے کی ترقی کیلئے عملی اقدامات ہیں جن کی بدولت جامعہ میں تعلیمی قابلیت میں اضافہ، معیاری تحقیق کا فروغ، جدید علوم کی منتقلی، طلبہ کو عملی مہارتوں کی فراہمی، فری لانسنگ، طلبہ کے بزنس آئیڈیاز کی افزائش اور یونیورسٹی کے عالمی تشخص کو اجاگر کرنا ممکن ہوا۔ انھی اصلاحی اقدامات کی بدولت سرگودھا یونیورسٹی پنجاب اور پاکستان کی بہترین یونیورسٹی بن کر ابھری، تعلیمی و تحقیقی برتری کے اس سفر کو مزید تیز کرنے کیلئے حال ہی میں یونیورسٹی آف سرگودھا نے جامع حکمت کا اطلاق کیا ہے۔ سٹریٹجک پلان کے تحت یونیورسٹی آف سرگودھا 2028ء تک معیاری تعلیم کی فراہمی، جدید تحقیق و نئے علوم کی آبیاری، تعلیمی برتری، کمیونٹی سروسز کو یقینی بنانے اور عالمی تشخص کو اجاگر کرنے کیلئے مربوط لائحہ عمل کا اطلاق کرے گی۔ یونیورسٹی آف سرگودھا کے سٹریٹجک پلان کی رونمائی تقریب یونیورسٹی آف سرگودھا کے زیرِ اہتمام تعلیمی مستقبل پر دوسری قومی کانفرنس کے

یونیورسٹی آف سرگودھا کے زیراہتمام دوسری کانفرنس برائے تعلیمی مستقبل اگست 2 تا 4 - 2024

یونیورسٹی آف سرگودھا میں تعلیمی و تحقیقی برتری کے سفر کو فعال اور منظم کرنے کیلئے جامع حکمتِ عملی کا اطلاق۔

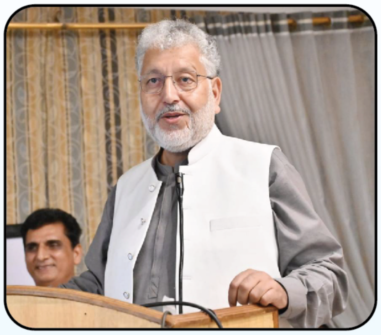

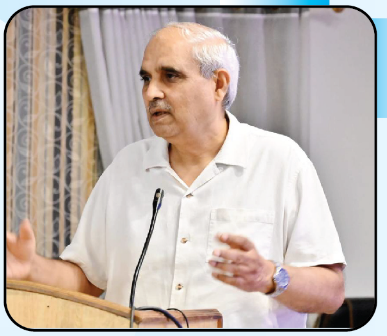

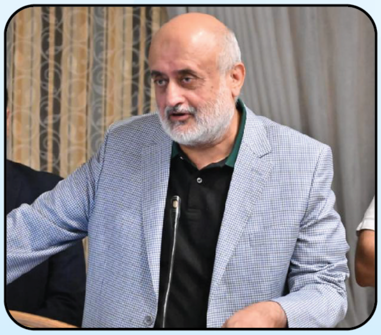
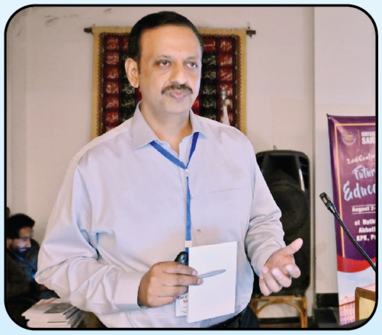

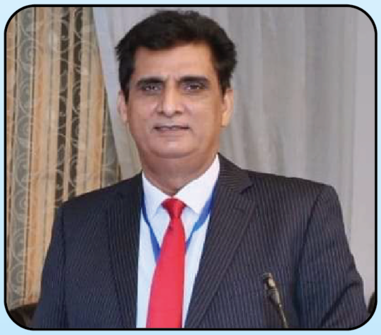

موقع پر منعقد کی گئی جبکہ چیئر مین ہائر ایجوکیشن کمیشن پروفیسر ڈاکٹر مختار احمد اور وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر قیصر عباس نے سٹریٹجک پلان کی رونمائی کی۔ اس موقع پر یونیورسٹی آف سرگودھا کے تعلیمی و انتظامی صدور اور افسران بھی موجود تھے، انہوں نے یونیورسٹی آف سرگودھا کی جامع حکمت کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ اور مستقبل کا روڈ میپ قرار دیا۔ واضح رہے کہ یونیورسٹی آف سرگودھا کے زیر اہتمام یہ دوسری کانفرنس برائے تعلیمی مستقبل تھی اور اس سے قبل پہلی کانفرنس برائے تعلیمی مستقبل 2023ء میں کشمیر کی حسین وادیوں میں منعقد ہوئی جس میں اساتذہ اور اعلیٰ انتظامی افسران نے اپنا علمی پلان 2023-2028 دیا تھا اور اب موجودہ کانفرنس 2024ء میں اس پلان پر عمل درآمد کی رپورٹ پیش کی گئی۔ تین روزہ کانفرنس کے انعقاد کا مقصد یونیورسٹی میں جاری تعلیمی و تحقیقی پراجیکٹس کو بڑھانا اور وطن عزیز میں تعلیم کا مستقبل روشن کرنا اور انہیں اس قابل بنانا ہے کہ جس سے آنے والے وقتوں میں ہمیں معاشی و معاشرتی فوائد حاصل ہوں۔ کانفرنس کے کنوینر شعبہ زراعت کے پروفیسر ڈاکٹر اعجاز رسول نور کا اور ممبران میں پروفیسر ڈاکٹر میاں انجم مرتضیٰ ڈائریکٹر انسٹیٹیوٹ آف فوڈ سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، وقار احمد ایڈیشنل رجسٹرار، محمد انوار ایڈیشنل ٹریژر، اور ڈائریکٹر سپورٹس مہر احمد خان ہرل شامل تھے۔

کانفرنس کی صدارت وائس چانسلر یونیورسٹی آف سرگودھا پروفیسر ڈاکٹر قیصر عباس نے کی جس کے مہمان خصوصی چیئرمین ہائر ایجوکیشن کمیشن پروفیسر ڈاکٹر مختار احمد تھے جبکہ کانفرنس کے مہمان اعزاز ایگزیکٹو ڈائریکٹر ہائر ایجوکیشن کمیشن اسلام آباد پروفیسر ڈاکٹر ضیاء قیوم، وائس چانسلر علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی پروفیسر ڈاکٹر ناصر محمود، وائس چانسلر ایمرسن یونیورسٹی ملتان پروفیسر ڈاکٹر محمد رمضان، وائس چانسلر کوہسار یونیورسٹی مری پروفیسر ڈاکٹر حبیب بخاری، وائس چانسلر بابا گورونانک یونیورسٹی ننکانہ صاحب پروفیسر ڈاکٹر محمد افضل، وائس چانسلر یونیورسٹی آف ساہیوال پروفیسر ڈاکٹر جاوید اختر، وائس چانسلر محمد نواز شریف یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران، سابق ڈائریکٹر جنرل او آئی سی اور ممبر سنڈیکیٹ ثناء اللہ، پرو وائس چانسلر یونیورسٹی آف سرگودھا پروفیسر ڈاکٹر میاں غلام یٰسین، یونیورسٹی ڈینز، رجسٹرار، ٹریژرر، مختلف شعبہ جات کے صدور، پرنسپل، ڈائریکٹرز اور افسران جامعہ بھی موجود تھے۔ کانفرنس کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وائس چانسلر یونیورسٹی آف سرگودھا پروفیسر ڈاکٹر قیصر عباس نے کہا کہ جامعات نئے علوم دریافت کرنے کے ساتھ ایجادات و دریافت کا ایسا مرکز ہوتی ہیں جن سے کسی بھی معاشرے اور ملک و ملت کا مستقبل وابستہ ہوتا ہے۔ جس کے لئے ہم نے پانچ سالہ علمی پروگرام ترتیب دیا ہے۔ اس برس ہم نے 18 کامیاب پیٹنٹ رجسٹرڈ کروائے ہیں جبکہ پچھلے 20 برسوں میں یہ تعداد صرف آٹھ تھی۔ وائس چانسلر نے اس موقع پر مزید کہا کہ سرگودھا بنیادی طور پر ایک زرعی خطہ ہے جس کے لئے ہم خصوصی اقتصادی مرکز بنا رہے ہیں جس سے علاقہ کی خاص فصل سٹرس کو بہت فائدہ ہوگا اور علاقے کی زراعت کو نئی جہت ملے گی۔ مہمان خصوصی کانفرنس چیئرمین ہائیر ایجوکیشن کمیشن پروفیسر ڈاکٹر مختار احمد نے دوسری کانفرنس برائے تعلیمِ مستقبل 2024ء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان قدرت کی طرف سے دیا ہوا ایک ایسا انمول تحفہ ہے جس میں ہر نعمت موجود ہے اور ہم علمی تحقیق سے صفِ اوّل اور ترقی یافتہ ممالک کی صف میں کھڑا ہو سکتے ہیں۔ پروفیسر ڈاکٹر مختار احمد نے مزید کہا کہ یونیورسٹی آف سرگودھا پاکستان کی ایک ایسی یونیورسٹی ہے جس میں ہر شعبہ موجود ہے اور جو ترقی اس ادارے نے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر قیصر عباس کی لیڈرشپ میں کی ہے اس کی جتنی بھی تعریف کی جائے وہ کم ہے۔

انہوں نے اس موقع پر وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر قیصر عباس کو تعلیمی مستقبل پر دوسری قومی کانفرنس کے کامیاب انعقاد پر مبارک باد پیش کی۔ دوسری قومی تعلیمی کانفرنس میں یونیورسٹی آف سرگودھا کے ڈینز، پرنسپلز، ڈائریکٹرز، چیئرمین شعبہ جات نے واضح جامع تعلیمی پلان کے حوالے سے اپنی اپنی فیکلٹی کے بارے میں بریفنگ دی جن میں ڈین فیکلٹی آف سوشل سائنسز پروفیسر ڈاکٹر مسعود سرور اعوان، ڈین فیکلٹی آف سائنسز پروفیسر ڈاکٹر عامر علی، ڈین فیکلٹی آف کمپیوٹنگ سائنسز پروفیسر ڈاکٹر محمد الیاس، ڈین فیکلٹی آف فارمیسی پروفیسر ڈاکٹر عثمان منہاس، پرنسپل کالج آف ایگری کلچر پروفیسر ڈاکٹر ظفر حیات، پروفیسر ڈاکٹر شمشاد، پروفیسر ڈاکٹر اعجاز اصغر بھٹی، ڈائریکٹر اورک پروفیسر ڈاکٹر احمد رضا بلال، ڈائریکٹر کیو ای سی پروفیسر ڈاکٹر عمران غفور اور کنسلٹنٹ ایچ آر ڈی سی خورشید یوسف شامل تھے۔ جبکہ کانفرنس کی نظامت کے فرائض چیئرمین ڈیپارٹمنٹ آف پلانٹ بریڈنگ اینڈ جنیٹکس پروفیسر ڈاکٹر اعجاز رسول نورکا نے ادا کئے۔ کانفرنس میں پرو وائس چانسلر یونیورسٹی آف سرگودھا پروفیسر ڈاکٹر میاں غلام یٰسین نے تمام شرکاء کا شکریہ ادا اور کہا کہ وائس چانسلر نے جس طرح قلیل عرصہ میں یونیورسٹی کو نئی علمی جہات دیں اور نئے منصوبہ جات لگائے وہ غیر معمولی ہیں اور آج کی اس کانفرنس سے علمی و تحقیقی پراجیکٹس کا اطلاق ہونا شروع ہوگیا ہے۔ انہوں نے اس موقع پر کامیاب کانفرنس کے انعقاد پر وائس چانسلر اور کانفرنس کمیٹی کو بھی خراج تحسین پیش کیا۔ کانفرنس کے موقع پر یونیورسٹی آف سرگودھا اور نیشنل رورل سپورٹ پروگرام کے درمیان سرگودھا میں سپیشل ٹیکنالوجی زون کی تعمیر کے حوالے سے باہمی تعاون کا معاہدہ طے پا گیا، اس ضمن میں باقاعدہ مفاہمت کی یادداشت پر این آر ایس پی کے سی ای او ڈاکٹر راشد باجوہ اور یونیورسٹی آف سرگودھا کے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر قیصر عباس نے دستخط کئے۔ ایم او یو کی تقریب میں چیئرمین ایچ ای سی پروفیسر ڈاکٹر مختار احمد، مختلف جامعات کے وائس چانسلرز، فیکلٹی سربراہان، ریجنل جنرل مینیجر این آر ایس پی سرگودھا غلام رسول، این آر ایس پی کے سینئر پروگرام مینیجر طاہر وقار، چیف بزنس ڈیولپمنٹ ابرار انجم سابق سیکرٹری، سلیم رانجھا اور اہم شخصیات نے شرکت کی۔ معاہدے کے مطابق یہ منصوبہ پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت مکمل کیا جائے گا۔ اس ایم او یو کے ذریعے سرگودھا میں اسپیشل ٹیکنالوجی زون کے قیام کے لیے مشترکہ کوششوں پر خصوصی توجہ مرکوز کی جائے گی جو کہ مقامی کمیونٹی کے اراکین، طلبہ، فیکلٹی، محققین اور جامعہ کی وسیع تر انتظامیہ کو انفارمیشن ٹیکنالوجی کے شعبے میں بھرپور انداز میں مشغول ہونے کے مواقع فراہم کرے گی۔ یہ منصوبہ یونیورسٹی آف سرگودھا کے آئی ٹی گریجویٹس، اور سرگودھا ڈویژن کے ملحقہ اضلاع کے لئے روزگار کے مواقع بھی فراہم کرے گا۔ اس پلیٹ فارم کے ذریعے طلباوطالبات کو ٹیکنالوجی زون/آئی ٹی پارک میں انٹرن شپ، تحقیقی منصوبوں اور اسٹارٹ اپ اقدامات میں رہنمائی اور کام کرنے کا موقع فراہم کیا جائیگا تاکہ وہ اپنے لئے بہتر روزگار کا حصول ممکن بنا سکیں۔

تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وائس چانسلر جامعہ سرگودھا پروفیسر ڈاکٹر قیصر عباس نے کہا کہ منصوبے میں اشتراک عمل سے جامعہ سرگودھا کی فیکلٹی طلباء، این آر ایس پی کے عملے اور کمیونٹی کارکنوں کیلئے ورکشاپس، تربیت، سیمینار اور اسی طرح کی دیگر تقریبات میں شرکت کا موقع فراہم کیا جائے گا۔ وائس چانسلر نے مزید کہا کہ اس مشترکہ منصوبے کا بنیادی مقصد دیہی آبادی خصوصاً نوجوانوں کی آئی ٹی مہارتوں کو بڑھانے کے مواقع فراہم کرنا ہے۔ اس مقصد کیلئے سرگودھا یونیورسٹی ڈپلومہ کورسز آفر کریگی۔ بین الاقوامی اور قومی آئی ٹی ٹیک کمپنیوں کو سپیشل ٹیکنالوجی زون سرگودھا میں سرمایہ کاری اور کام کرنے کیلئے راغب کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اسپیشل ٹیکنالوجی زون سرگودھا میں سرمایہ کاروں، کمپنیوں اور پڑھے لکھے باصلاحیت نوجوانوں کے لئے انکیوبیشن سینٹرز، سولر پینلز کی تیاری، الیکٹرک بائیک ہب، موٹرز اور چارج کنٹرولرز کی تیاری جیسی سہولیات فراہم کی جائیں گی۔

این آر ایس پی کے سربراہ ڈاکٹر راشد باجوہ نے کہا کہ ہمارا ادارہ مقامی آئی ٹی ماہرین، ڈیجیٹل کاروباری افراد، طلباوطالبات، فیکلٹی ممبران اور آئی ٹی فرموں کے لئے مواقع پیدا کرنے کیلئے سرگودھا میں ایک اسپیشل ٹیکنالوجی زون قائم کرنے کے لئے پُرعزم ہے۔ یہ جوائنٹ وینچر سرگودھا اور اس کے ملحقہ اضلاع کے نوجوانوں کے لئے ایک بہترین پلیٹ فارم ہوگا جس میں ہائی سپیڈ انٹرنیٹ کنیکٹیویٹی، چوبیس گھنٹے بجلی کی فراہمی سمیت دیگر تمام متعلقہ سہولتیں میسر ہوں گی۔ ڈاکٹر راشد باجوہ نے کہا کہ اسپیشل ٹیکنالوجی زون سرگودھا کی وسیع و عریض عمارت نوے ہزار مربع فٹ پر مشتمل ہے جس کی 10 ایکڑ اضافی اراضی بھی ہے۔ یہ عمارت ٹیک زون کے طور پر استعمال کی جائے گی۔ کانفرنس کے اختتامی دن کا آغاز بائیوڈیورسٹی وزٹ سے ہوا۔ تمام شعبہ جات کے صدور نے اپنے اپنے شعبہ کے حوالے سے بائیوڈیورسٹی وزٹ میں ایکسپلوریشن میں حصہ لیا۔

ہائبرڈ گندم: پاکستان میں غذائی تحفظ کا نشان

پروفیسر ڈاکٹر محمد عارف، زرعی یونیورسٹی پشاور

پاکستان کی گندم کی اوسط پیداوار ترقی یافتہ ممالک کے مقابلے میں بہت کم ہے۔ پاکستان کی اوسط پیداوار -/3000 کلوگرام فی ہیکٹر ہے جبکہ ہمارے پڑوسی ممالک بھارت اور چین کی بالترتیب -/3500 کلوگرام اور -/5800 کلوگرام فی ہیکٹر ہے۔اس کم پیداوار کی بنیادی وجوہات بیماریوں کی مدافعت رکھنے والے گندم کے اقسام کی غیر دستیابی ہیں،اس مسئلے کو سنجیدگی سے دیکھنا چاہئے تاکہ قومی سطح پر غذائی تحفظ کو یقینی بنایا جاسکے۔ بین الاقوامی طور پر ایسی ٹیکنالوجی کی ضرورت ہے جو گندم کی پیداوار کو موجودہ کاشت کردہ زمین پر بڑھوتری اور تحفظ کو بغیر پانی اور نائٹروجنی کھاد کی مزید استعمال کو یقینی بنائے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ 2050ء تک کرہ ارض کی آبادی 9 بلین سے زیادہ ہو جائے گی اور گندم کی ضرورت 60 فیصد تک بڑھ جائے گی جبکہ اس کی پیداوار کے لئے زمین اور پانی اور باقی ذرائع انتہائی کم ہوں گے۔

2016ء میں زرعی یونیورسٹی پشاور کے شعبہ ایگرانومی کے پروفیسر ڈاکٹر محمد عارف نے پاکستان سائنس فاؤنڈیشن کے تعاون سے ایک پراجیکٹ شروع کیا جس کا عنوان تھا

Development of Water Efficient Hybrid Wheat for Pakistan and China.

اس پراجیکٹ میں چین کی طرف سے

Bejing Engineering Research Center for Hyberid Wheat

ادارے کے سربراہ Dr.Zhao Chang Ping بطور PI کام کررہے تھے۔اس پراجیکٹ کا مقصد چائنہ میں نئی بنائی گئی زیادہ پیداوار، خشک سالی اور بیماریوں سے مدافعت رکھنے والی گندم کے ہائبرڈ اقسام کی پاکستانی آب وہوا میں جانچ پڑتال کرنا تھی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ گندم کی ہائبرڈ اقسام زیادہ پیداوار کی صلاحیت رکھتی ہیں نیز ان میں **بیماریوں کے خلاف مدافعت زیادہ ہوتی ہیں اور خشک سالی میں بھی اچھی کارکردگی دکھاتی ہیں ان کی پیداواری صلاحیت ہمارے گندم کے اقسام کے مقابلے میں 20 سے 80 فیصد تک زیادہ ہوتی ہے۔** نیز ان کی کارکردگی سیم و تھور پر بھی اچھی ہے۔ چین کے ایک تجربے میں 2016ء کو ایک پانی دینے پر گندم کی پیداوار 7950 کلوگرام فی ہیکٹر ریکارڈ کی گئی۔ ایک دوسرے تجربے میں 2016ء کو Jing mariq قسم سے -/11085 کلوگرام فی ہیکٹر ریکارڈ کی گئی جو کہ ہمارے ملک کے اوسط پیداوار کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے۔

زرعی یونیورسٹی پشاور میں 17-2016ء سے 23-2022ء تک ان ہائبرڈ اقسام پر تحقیق کی گئی اور پتا چلا کہ یہ ہائبرڈ اقسام ہمارے گندم کے اقسام کی طرح اُگتے، پھول دینے اور برداشت تک تقریباً یکساں وقت لیتے ہیں۔ نیز ان کا قد چھوٹا، درمیانہ اور اُونچا مختلف اقسام کے لحاظ سے مختلف ہیں۔ان کے خوشہ کے دانوں کی تعداد 75 تک ہے۔ ان کے بھوسہ کی پیداوار 16000 کلوگرام فی ہیکٹر تک ہیں۔ان کی دانوں کی پیداوار 7000 کلوگرام فی ہیکٹر تک ریکارڈ کی گئی ہیں۔ جو کہ ہمارے گندم کے اقسام کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے۔چین میں بھی اس پراجیکٹ کو بہت پذیرائی ملی اور چائنہ سنٹری ٹیلی ویژن نے اس پر 5 منٹ کی ڈاکومنٹری بنائی اور نشر کی۔اس کے علاوہ بہت سے قومی اور چینی اخبارات نے اس پراجیکٹ کے نتائج کو اپنے اخبارات میں جگہ دی۔

اس پراجیکٹ کی تحقیق سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ چینی ہائبرڈ کو زیادہ رقبہ پر لگانے سے ہم اپنے ملک کی گندم کی ضرورت کو جو کہ تقریباً 30 ملین ٹن ہے آسانی سے حاصل کرسکتے ہیں۔ نیز اس کی پیداواری صلاحیت زیادہ ہونے کی وجہ سے ہم بہت کم رقبہ سے 30 ملین ٹن گندم حاصل کرسکتے ہیں **اور باقی زمین پر تیل دار اجناس کی فصل لگا کر خوردنی تیل کی درآمدی اخراجات کو کم کرسکتے ہیں۔**ضرورت اس بات کی ہے کہ حکومت ان اقسام کو زیادہ رقبہ پر کاشت کرنے کے لئے اقدامات کریں تاکہ کم رقبہ سے ہم گندم کی ضرورت پوری کریں اور باقی رقبہ کو کینولہ کی کاشت کے لئے فارغ کریں تاکہ کثیر زرمبادلہ بچایا جاسکے اور اپنے زرعی ماہرین کو BERCHW چائنہ بھیج کر ہائبرڈ گندم کی تیاری کا عمل سیکھ سکیں اور پاکستان کے لئے اپنے گندم کے ہائبرڈ اقسام تیار کریں۔

ماں کی محبت۔ اباجی مجھے مارتے تھے تو امی بچالیتی تھیں۔ ایک دن سوچا اگر امی جی پٹائی کریں گی تو اباجی کیا کریں گے اور یہ دیکھنے کے لئے کیا ہوتا ہے، میں نے امی کا کہا نہ مانا۔انہوں نے کہا بازار سے دہی لاؤ، میں نہ لایا۔انہوں نے سالن کم دیا میں نے زیادہ پر اصرار کیا۔انہوں نے کہا کہ پیڑھی پر بیٹھ کر کھاؤ، میں زمین پر بیٹھ گیا اور کپڑے میلے کرلئے، لہجہ بھی گستاخانہ تھا۔ مجھے پوری توقع تھی کہ امی ضرور ماریں گی مگر انہوں نے یہ کہہ کر سینے سے لگا لیا، 'کیوں دلاور پترا۔۔ مے صدقے، بیمار تو نہیں ہے تو۔۔؟' اس وقت میرے آنسو تھے کہ رکتے ہی نہیں تھے۔ (مرزا ادیب کی کتاب، مٹی کا دیا سے اقتباس)

پاکستان میں ایووکیڈو (مکھن پھل) کی کاشت

سید ضیاء الحسن، ڈاکٹر سمیرا مقصود۔ کوہسار یونیورسٹی مری

پاکستان سے پھلوں کی برآمدات نے نہ صرف پاکستان کی اہمیت کو اُجاگر کیا ہے بلکہ صنعت باغبانی کو ایک نئی جہت دی ہے۔ پاکستان میں کاشت ہونے والے پھلوں میں ایک پھل ایووکیڈو انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ پاکستان کا وسیع رقبہ اس کی کاشت کے لئے موزوں ہے۔ دنیا میں اس وقت ایووکیڈو پیداوار کے لحاظ سے امریکہ، میکسیکو اور برازیل صف اول کے ممالک ہیں۔

اقسام۔ پاکستان میں ایووکیڈو کی تین اقسام ہیں۔ کیلیفورنیا لانگ، سیلون بلیو اور مری سلیکشن کاشت کی جارہی ہے۔

غذائی خواص۔ ایووکیڈو کا پھل غذائی اعتبار سے بہت اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اس سے اہم معدنیات وٹامن، پروٹین اور چکنائی پائی جاتی ہے اور یہ کولیسٹرول سے مبرا ہوتا ہے۔ پھل سے نکالا گیا تیل زیتون کے تیل سے مشابہت رکھتا ہے۔

زمین۔ زمینی ضروریات کے لحاظ سے ایووکیڈو کسی خاص قسم کی زمین کا مرہون منت نہیں مگر اچھی میرا ریتلی زمین ایووکیڈو کی کاشت کے لئے نہایت موزوں ہے۔

آبپاشی۔ پودے جب کھیت میں لگائے جائیں تو ابتدائی تین سال تک آبپاشی کا خاص خیال رکھیں۔ موسم گرما میں 10 دن بعد اور موسم سرما میں 20 دن بعد آبپاشی کریں۔

آب و ہوا۔ ایووکیڈو نیم مرطوب علاقے کا پھل ہے۔ پھل کی بڑھوتری اور نشوونما کے لئے موزوں درجہ حرارت 28-20 سینٹی گریڈ اور ہوا میں نمی کا تناسب 60 فیصد ہونا چاہئے۔

افزائش نسل۔ ایووکیڈو عموماً بیج سے لگایا جاتا ہے مگر تخمی پودے صحیح النسل نہیں ہوتے۔ اس لئے صحیح النسل پودے تیار کرنے کے لئے پیوندکاری کی جاتی ہے۔

کھاد۔ جوان پودوں کو ہر سال ماہ دسمبر، جنوری میں 40 کلوگرام گلی سڑی کھاد دی جائے۔ دو سے تین کلوگرام سنگل سپر فاسفیٹ، دو کلوگرام پوٹاشیم سلفیٹ اور 0.25 کلوگرام زنک سلفیٹ فی درخت ڈالیں۔

نقصان دہ کیڑے اور بیماریاں۔ ایووکیڈو کے ضرر رساں کیڑوں میں انتھرکنوز، سکیب، پھل کی مکھی اور تھرپس شامل ہیں۔

دوآبے کا پرجوش قاری

تارا کنگ™

NPK (05:15:45%)

تارا کنگ™ نائیٹروجن، فاسفورس اور پوٹاش متوازن مقدار میں موجود ہونے کی وجہ سے غذا کی پودے کو فوری فراہمی۔

تارا کنگ™ پودے کی نشوونما، بڑھوتری اور پھل اٹھانے کی صلاحیت میں توازن پیدا کر کے پیداوار بڑھائے۔

تارا کنگ™ حل پذیر ہونے کی وجہ سے مکمل طور پر پودے میں جذب ہوتا ہے اور فصل گرنے سے محفوظ رہتی ہے۔

تارا کنگ™ پھل / دانے کے سائز اور وزن کو بڑھا کر پیداوار بڑھاتی ہے۔

تارا کنگ™ دانوں کی چمک اور ذائقے کو بڑھاتی ہے۔

تارا کنگ™ فصل کو بیماریوں اور موسمیاتی دباؤ کے خلاف مضبوط کرے اور فصل کے مدافعتی نظام کو مضبوط بناتا ہے۔

سِی سَاء™

بائیواسٹیمولینٹ

سِی سَاء™ ایک بائیواسٹیمولینٹ ہے جس میں پودے کے ضروری گروتھ ریگولیٹر جیسے کہ سائیٹو کائینن، آگزن، جبریلین اور امائینو ایسڈ، پیپٹائیڈز اور پودے کے لئے تمام ضروری وٹامن شامل ہیں۔

سِی سَاء™ پودوں میں بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت بڑھاتا ہے۔

سِی سَاء™ پودے میں جڑوں کے نظام کو بڑھا کر پودے کی بہترین پیداوار کا تعین کرتا ہے۔

سِی سَاء™ پودوں میں توڑ پھوڑ کے عمل کو بہتر بنا کر پودے کی مضبوط اٹھان اور اُگاؤ کو بڑھاتا ہے۔

سِی سَاء™ گروتھ ریگولیٹر پودے میں غذائی اجزا کی کارکردگی کو بڑھاتا ہے۔

سِی سَاء™ پودے میں جڑ اور شاخوں کے بننے کے عمل کو تیز کرتا ہے۔

رُوٹ فِیڈ+™

رُوٹ فِیڈ+™ ایک نامیاتی کھاد ہے جس میں نامیاتی مادہ، سی ویڈ، سلفر، زنک، پوٹاش، میگنیشیم اور دوسرے غذائی اجزا شامل ہیں۔

رُوٹ فِیڈ+™ پانی اور اجزائے خوراک کو محفوظ رکھنے اور بتدریج پودوں کو مہیا کرنے کی صلاحیت بڑھاتا ہے۔

رُوٹ فِیڈ+™ کلر کے اثرات کو ختم کر کے سخت زمین کو نرم، بھُربھُرا اور اسکی زرخیزی بڑھاتا ہے۔

رُوٹ فِیڈ+™ زمین کے وتر کو دیر تک برقرار رکھتا ہے۔

رُوٹ فِیڈ+™ بیج کے اُگاؤ میں مددگار۔

رُوٹ فِیڈ+™ سے کھادوں کی افادیت کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔

سفارشات برائے استعمال

فصل	مقدار فی ایکڑ	طریقہ استعمال
کپاس، کماد، مکئی، سورج مکھی	10 کلو گرام	زمین کی تیاری کے وقت چھٹہ کریں
گندم، چاول، اور دیگر اجناس	10 کلو گرام	زمین کی تیاری کے وقت چھٹہ کریں
آلو اور دیگر سبزیات	10 کلو گرام	زمین کی تیاری کے وقت چھٹہ کریں
باغات	ترشاوہ: 150 سے 200 گرام فی پودا آم: 400 سے 500 گرام فی پودا	پھل کی برداشت کے بعد کیرا کریں

رَاک گولڈ™

10 فیصد دانے دار

رَاک گولڈ™ ملٹی مائیکرو نیوٹرینٹ ہے جس میں زنک، آئرن، میگنیز اور پوٹاش موجود ہیں۔

رَاک گولڈ™ اجزائے صغیرہ کی پودے کو فوری اور بروقت فراہمی۔

رَاک گولڈ™ سے پھل اور پھولوں کے گرنے میں کمی، پھل خوشنما اور مٹھاس میں اضافہ۔

رَاک گولڈ™ سے فصل سرسبز اور تروتازہ رہتی ہے اور پودا بیرونی دباؤ سے محفوظ رہتا ہے۔

رَاک گولڈ™ نشوونما میں توازن پیدا کر کے پیداوار میں اضافے کا باعث بنتا ہے۔

رَاک گولڈ™ پودے کے غذائی سٹور کے طور پر کام کرتا ہے۔

سفارسات برائے استعمال

فصل	طریقہ استعمال	مقدار استعمال
دھان	پنیری منتقلی کے 15 تا 20 دن بعد چھٹہ کریں	5 کلو گرام فی ایکڑ
سبزیات	پھول آنے سے پہلے چھٹہ کریں	5 کلو گرام فی ایکڑ
دیگر اجناس	پہلے پانی کے ساتھ چھٹہ کریں	5 کلو گرام فی ایکڑ
باغات	پھل کی برداشت کے بعد کیرا کریں	50 سے 100 گرام فی پودا

ماہنامہ

دوآب

ISSN 2306-6563
VOLUME 09 ISSUE 02 SEPTEMBER 2024

یونیورسٹی آف سرگودھا اور تارا گروپ کے مابین دس ملین روپے کا یونیورسٹی انڈسٹری تعاون کا معاہدہ طے پا گیا
چیئرمین تارا گروپ ڈاکٹر خالد حمید سے پروفیسر ڈاکٹر اعجاز رسول نور کا ایوارڈ لیٹر وصول کرتے ہوئے

چین کے قونصل جنرل زاؤ شیریں، یونیورسٹی آف سرگودھا کے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر قیصر عباس کو قونصلر جنرل سکالرشپ کا چیک دے رہے ہیں

یونیورسٹی آف سرگودھا میں وحید وائیں انکیوبیشن سنٹر کے اجلاس میں وائیں فونڈیشن کا یونیورسٹی کے طلباء کے کاروباری آئیڈیاز کیلئے دس کروڑ روپے کے فنڈز فراہم کرنے کا اعلان

وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر قیصر عباس فیکلٹی وسٹاف ممبران میں تقرریوں اور ترقیوں کے آرڈرز تقسیم کر رہے ہیں جبکہ ان کے ہمراہ پروفیسر ڈاکٹر میاں غلام یاسین اور ایڈیشنل رجسٹرار وقار احمد بھی موجود ہیں

یونیورسٹی آف سرگودھا اور تارا گروپ کی مشترکہ کاوش